

جلد ۱) یوم جمعہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۵۶ء شماره ۵۱

قرآنی انقلاب کے نتائج

ان کا مینع صرف خدا ہے

کیا کوئی نیا بنی آئے گا؟

ہیں تبدیلیاں آئیں گی تو ان کے مطابق

و باقی صفت است







# خدم الدین لاہور

جلد ۱۱ یوم جمعہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ مطابق ۴ مئی ۱۹۵۹ء شمارہ ۵۱

## ہماری آئندہ نسل کا تعلیمی مستقبل

ڈیوٹ بچوں کو اس لیے نہیں کرتے کہ انہیں اپنا محاکم خیال کرنے ہیں اور ہر قیمت پر ان کو راضی دکھانا ان کا نصب العین ہوتا ہے۔ نتیجہ والدین کی کمافی اور بچے کی حقیقی عمر کی بربادی ہوتا ہے۔

مدرسوں کی محکی کے مسر کو دو چار افراد یا ایک آدمہ انہیں تو عمل میں کر سکتی۔ یہ کام تو فقط قومی حکومت کا ہے۔ اور ایسی صورت حالات سے دو چار ہونے کے لیے پیش از وقت تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری رائے میں سروسٹ بچوں کے داخلہ کا فوراً انتظام کیا جائے۔ اگر مکانات کی قلت ہو تو موجودہ سکولوں میں ۵، ۵، ۵ کھیلے پر مشتمل دو اوقات تدریس مقرر کر دیے جائیں۔ اس طریقہ سے ایک سکول اپنی وسعت سے دو چند بچوں کو تعلیم دے سکتا ہے۔ اسلئے بھی مل سکتے ہیں۔ اور فیس سے فروغ بھی پورا ہو سکتا ہے۔

مگر ہمیں ساتھ ساتھ سوچنا پڑے گا کہ کب تک ہم ان عائلی انتظامات پر مدار کر سکتے ہیں؟ کیا موجودہ نظام تعلیم صحت مند اور باوجود گرامر معاشرہ کو جنم دے رہا ہے؟ یا بیکاری اور بے روزگاری میں پیہم اضافہ کر رہا ہے۔ قارئین کرام متوجہ اندر کرنا سے اتفاق کریں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے بچوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو ایک ہی قسم کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ایسے تعلیم یافتہ کی حکمت تو فقط وغائر ہی کر سکتے

انتہات یہ کوفت وہ خرابہ بار چھاپ رہے ہیں کہ چھٹی جماعت میں داخلہ کے لیے ہزار ہا بچے سرگرداں ہیں۔ والدین بچوں کے تاریک مستقبل پر پریشان ہیں۔ اس صورت حال کی ایک وجہ اسکولوں میں تنگ کی قلت تباہی جاتی ہے اور دوسری وجہ بچوں کی تعداد کے مقابلہ میں مدرسوں کی کمی ہے۔ سرکاری سکولوں میں بچوں کو داخل کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ داخلہ پانچ بھی جب تک بچوں کے شغف سے ملے گی میں کسی جذبہ صاحب کا سفارش کارڈ آویزاں نہ ہو۔ نیم سرکاری سکول کہاں تک بچوں کو جذبہ سفارش اور اثر و رسوخ جیسی فوج رسومات سے کام چلانا سے ان کا داخلہ لیے ہی سکولوں میں سکون رہ جاتا ہے۔ جن کا مقصد خاندانی تجارتی ہوتا ہے۔ غیر منظور شدہ ہونے کی وجہ سے انہیں کسی قسم کی پابندی اور ذراعت و ضوابط یا تربیت یافتہ استاد رکھنے کا غماخ نہیں ہوتا۔ تجارتی اسکولوں پر ایسے ادارے خوب اشتہار بازی کرتے ہیں۔ کامیاب کرنے کی گھڑائیاں پیش کرتے ہیں اور خوب لوٹ جیتے ہیں۔ بچوں کو اپنے اداروں میں کسی قسم کا خوف ہوتا ہے۔ اور نہ ان کا ماحول میں تعلیمی ہوتا ہے۔ سکولوں کے ہال بالکان ناہانہ فیس بڑھانے کے بعد بچوں کی تعلیم سے قطعاً بے پروا ہو جاتے ہیں۔ سرمنٹ اور ڈانٹ

ہم۔ اور وہاں نئے آدمی کو جگہ حاصل کرنے کے لیے عام حالات میں ۲۵ یا ۳۰ سالہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ۲۵ یا ۳۰ سال سے بعد پہلے آدمی کی طاقت سے سیکورٹی ہوتی ہے۔ اور اس طرح اندازن لگایا جا سکتا ہے ۲۵ سالوں میں ۲۵ گھنٹا آدمی میگاڑے جگہ ان حالات کو دیکھ کر یہ کہنا پڑے گا۔ کہ موجود نظام تعلیم میں تباہی و انقلاب کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ ہمارے ملک کی صنعت و حرفت قابل اور تعلیم کے لیے ہر کامیاب کے ہاتھ میں ہے۔ جس کی وجہ سے نہ تو جلد ترقی ممکن ہے اور نہ ہی کسی قسم کا معیار ہے اگر آئندہ ان کی جگہ لینے کے لئے ہم تعلیم و تربیت یافتہ کا تجربہ پیدا کریں تو صنعتی انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ اور ہماری صنعت دوسرے ممالک کی صنعت کا مقابلہ کر سکے گی۔ عام مالی جائے میں موجود ہے اور اس قدر ہے کہ ہر صرف ہمارے زیادہ سے زیادہ تعداد میں کارخانے بنوائے جاتے ہیں یہ کتنی ہو سکتا ہے۔ بلکہ کا حقہ ہو آہر کر کے وہ اسٹاپا بھی دیکھ کر سکتے ہیں۔ جو ہمارے ملک میں پیدا نہیں ہوتی۔

موجودہ حالت نہایت موصد شکن ہے۔ غیر فنی تعلیم بیکاری کی مشین ہے۔ یہ مسئلہ خارجی اور دفاعی مسائل سے بھی زیادہ اہم ہے۔ ملک کی سالمیت اور بقا کا دار و مدار عوام کی خوشحالی اور فلاح اہمائی پر ہوتا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ اپنے تمام وسائل کو اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے بروئے کار لائے۔ فنی تربیت کے آلات و اوزار پیدا کرنے کے لئے قدر مبادلہ زیادہ سے زیادہ اکٹھا کیے۔ اسلئے ضرورت قانونی کے اخراجات کو کم کر دے۔ صنعتوں کے مشاہرے گھٹائے اور ان کے عملوں کی تعداد کم کر دے۔ ملک میں سالانہ تھیں یا ایسا سالانہ جو غربت چند افراد کو مشقت بخشنے در آمد نہ ہونے دے۔







# مسلمانوں پر بحیثیت مسلمان ہونے کے ذمہ داری

وہ غلبہ ہے جو حضرت مولانا احمد علی صاحب نے انہیں حاکم اسلام کے سادہ جیسے میں پڑھا



صدر محترم اور مہرز حاضرین! انہیں حاکم اسلام کے بانی حضرت کے اخلاص کا یہ نتیجہ ہے کہ انہوں نے آئے کی تمکینا اپنے گھروں سے صبح کر کے مسلمان کی مجلسی بہتری کے لئے پروا کیا تھا۔ آج وہ ایک ادارہ کی صورت میں رکھیں مہدیوں کی جائیداد کا مالک ہے اور ان کی مجلس کی تحریک میں لاہور ہی میں ایک اسلامی کالج مردانہ، ایک سہ ماہی کالج، زنانہ اور تین ہائی سکول ہیں جو پشاور اور دھواڑہ ہائی سکول اور وطن ہائی سکول اور بھائی دھواڑہ ہائی سکول کے نام سے پکارا سے جاتے ہیں۔ بن میں مسلمانوں کے بڑوں سے بچے تعلیم پا رہے ہیں۔ اور اس انہیں کے فیض یافتہ جوان مہدیوں کی تعداد میں مراکوی مہدیوں میں قندہ کاسیوں پر حاکمین ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ انہیں حاکم اسلام کی قوتی کے مدد گنج یہ پہلا بائیان انہیں کی نقصان دیدہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور دھری انہیں حالت اسلام نے مسلمانوں کے پیچ پیچ میں بچپن کی خدمت جو اپنے ذمہ لے رہی ہے۔ اس خدمت کے مدد میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہادی انہیں کو بہت برکت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ خدا کو سے کہ ہمیں اور ہادی نسوں کو اپنے بزرگوں کی اس امانت کو قیامت تک محفوظ رکھنے کی توفیق عطا ہو۔ - ابن ابی العالیین۔

## مسلمانوں کی حاکمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ہے: سلطان اعلیٰ اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ ان مسلمانوں کی بہتر نہیں اور بھی پیدا ہوں گی۔ اگرچہ ان مسلمانوں کے لئے ایک آپ کو مسلمان ہی نہیں گئے مگر وہ اہل نہیں ہیں گئے، اسی اسلام کا شکرینہ وہ پڑھیں یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

ترتیب خیمک امون ان تصلوا ورتسکح  
تجاء ورتسکح۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک ان دونوں کو محفوظ رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ اس کے انکار کے بعد بائیان انہیں میں سے مجھے ایک بزرگ مائی جس بن صاحب روم سے بعض اشاعت ملنے کا

## اسلامی رسم الخط میں لکھنے والے کتاب

اللہ تعالیٰ ان کتابوں کی قبروں پر کوٹھن دیتیں نازل فرمائے۔ انہیں نے نقش ہدایت اس عربی رسم الخط کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی جس میں کو قرآن مجید نازل ہوا کتاب میں لکھا گیا تھا

## ۲۔ تلفظ کی حاکمیت کرنے والے

اللہ تعالیٰ ان نادرہ قرآن مجید پڑھنے والے اساتذہ کرام اور حفاظ قرآن مجید کی قبروں پر کوٹھن دیتیں نازل فرمائے۔ جن کی محنت شاقی نے قرآن مجید کی تلفظ قرآن کا یہ تلفظ محفوظ رہا ہے۔

## ۳۔ معانی اور مطالب کی حفاظت کرنے والے

اللہ تعالیٰ ان علمائے کرام کی قبروں پر کوٹھن دیتیں نازل فرمائے۔ جن کی محنت شاقی نے قرآن مجید کے معانی اور مطالب محفوظ رہے۔ اول ان حاکمیت سے اپنی عمر عزیز کا کافی حصہ صرف کر کے اپنے اساتذہ کرام سے قرآن مجید کے مطالب لگے اس کے بعد آئندہ آئے والی نس کو وہ بھانجے

## ۴۔ مسلمانوں پر حق دینے کا احسان

ملاوین اسلام یہ ہمارا ایمان ہے۔ کو قرآن مجید انسان کے برحقہ حاکمیت کے لئے نکل دیا تھا۔ یہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے مستعد علیہ اعلان شہرا مشر جناح روم نے اگست ۱۹۴۷ میں مشر گاندھی کو لکھا تھا: قرآن مسلمان کا سناط حاکمیت ہے۔ اس میں مذہبی اور علمی، دیوانی اور فوجداری عسکری اور تفریحی، مدنی اور معاشرتی سرگزین سب شعبوں کے احکام موجود ہیں، مذہبی روم سے لے کر دنیائے کے امور حاکمیت تک۔ روح کی حالت سے لے کر جسم کی حالت تک، حاکمیت کے حقوق سے لے کر فرد کے حقوق و فرائض تک، دینی زندگی میں جزاء و سزا سے لے کر عقیقہ کی جزاء و سزا تک ہر فعل و قول اور حرکت پر عمل احکام کا مجموعہ ہے۔

## اعلان نمبر ۲

قائد اعظم مرحوم کا ۱۹۴۷ء میں عید کا پیغام ہر مسلمان حاکمیت سے کو قرآنی قیامت انہیں عبادات و اخلاق تک متعدد نہیں بلکہ قرآن کریم مسلمان کا دین و ایمان اور قانون جہان ہے۔ یہی مذہبی، معاشرتی، تجارتی، قدرتی عسکر۔ مدنی اور تفریحی احکام کا مجموعہ ہے۔

حاصل

مشر جناح روم کے دونوں اعلانوں کا اصل

اتفاق ہوتا رہا ہے بحیثیت بانی ہونے کے ان کا نژاد بھی اسلامیہ کا ہے احاطہ میں موجود ہے۔ میں نے انہیں اس اسلام کا پابند پایا تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسلام مانا علیہ و آلہ وسلم فرمایا تھا۔ لہذا عدم بظن کہ بائیان انہیں حاکمیت اسلام نے اہل کو سے اور بچے اسلامی حاکمیت کے لئے یہ پروا کیا تھا۔ انہیں غفلت و اصرار ہم و اخت خیر الرحمن

## اصلی اسلام کا مہم

اصلی اسلام کا مہم قرآن مجید ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اعلان فرمایا ہے انا نحن خذنا الذکر وانا لہ لحفظونہ ورسوہ المجر وکما مد

پارہ نکلا

ترجمہ:- بے شک ہم نے ذکر و قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے اور بیشک ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

## کس کس چیز کی حفاظت

اللہ جس شاذ کی حفاظت کی ذمہ داری میں منہم ذیل چیزیں آجائیں گی:-  
(۱) اس کے نقوش (۲) اس کے تلفظ (۳) اس کے معانی (۴) اس کے مطالب (۵) اس کے مصالح (۶) اس کے حکم۔ غرضیکہ اس کے قال اور اس کے حال سب کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے۔ الحمد للہ آج مسلمانوں تک یہ سب چیزیں محفوظ ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ قیامت تک محفوظ رہیں گی۔

## احسان فراموشی ہوگی

اس سلسلہ تحفظ میں اگر ان سادہ مبتدل کا ذکر تیرد کیا جائے۔ جن کی محنت خادگی برکت سے مجروحہ وعدہ کے مسلمانوں تک یہ چیزیں پہنچی ہیں۔ تو یہ فوٹداشت یقیناً احسان فراموشی ہوگی۔ ان حضرات کی ہزرت جن کے ذریعہ سے قرآن مجید آج تک محفوظ رہا ہے۔















(از جناب حاجی مکال الدیو صاحب مدرسه کارپوشین لاهور)

پہلی حدیث

تو سائے ہی رمضان میں عبادت کا بہت ہی زیادہ  
اہتمام فرماتے تھے۔ لیکن ذیقعہ شریعت میں کچھ کھوکھلی  
نہیں رہتی تھی۔ رات کو خود بھی جاگتے اور گھر کے کولر  
کو بجھی جگائے کے اہتمام فرماتے مسلمانہ جیس کی مسند و  
روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

بی دھڑلے سے پھر دی حرکت کرانے  
 بیچارہ جو دل نشور چاہاں کئے جیتے  
 صاحبِ راقی اصلاح کہتے ہیں کہ اختلاف اگر  
 خاص کے ساتھ ہو تو افضل تر ہیں اعمال سے ہے  
 کہ اس میں تلب کو دنیا و دنیا سے ایک سو تینہ بار  
 نفس کو کھینچنے کے یہ چونکہ یاد رہا تو کی چوکتے پڑ جائے  
 پھر رجب میں ہے کہ درپس کی ہے پڑاویں  
 سر زیر پا رینت رہاں کئے ہوئے  
 تیراں میں بروقت عبادت میں مشغولی ہے  
 کہ آدمی سوئے جاگتے بروقت عبادت میں شمار ہوتا ہے  
 اللہ کے ساتھ قریب ہے۔ معنی میں آپس کے جو خوش  
 میری طرف ایک باقہ قریب ہوتا ہے۔ میں اس سے  
 دو باقہ قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف (آہستہ  
 چل کر) آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر پہنچا ہوں۔  
 نیز اس میں اللہ کے گھر پر جاتا ہے اور گھر میں بڑا ہوا  
 نہیں گھر کے والد کے لایم کرنا ہے۔ نیز اللہ کے  
 قلعہ میں محض دو ہوتا ہے کہ دشمن کی رسائی دواں تک  
 نہیں بہت سے فضائل۔ برکات اور خدا کا اسم  
 عبادت میں ہیں۔ لہٰذا حلو اور خفہ کر اللہ کا لگا۔

مرد کے لئے سب سے افضل جگہ مسجد مکہ معظمہ  
پھر مسجد مدینہ منورہ۔ پھر مسجد بیت المقدس۔ ان کے  
بعد مسجد جامع اور پھر انبی مسجد۔

نورہ دانا سہاگہ کو عین گھر کے  
دروازے پر رحمت کے ہیں ہر دم کھیلے  
خدا کی دین کا موملے سے بڑے بچے احوال  
سر اٹکی لینے کو کیا ہیں ہمیری بل جاتے  
اس لئے جو کبھی حق تعالیٰ کے دروازے پر دُعا  
سے منتفع ہو کر جا رہے تو اس کے نورانے جانے  
میں کیا مانو جو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ شانہ میں کو  
کلامِ خداداد جو اس کے بحرِ فیضِ خزانوں کا کیا جان  
کے سہاگہ ہے۔







کو کسی مسلمان کی حاکمیت برداری کے لیے بھی مجبور ہے۔ لیکن  
سے اعتکاف کو ٹٹ جاتا ہے۔ اور اگر اعتکاف واجب  
ہو تو اس کی قضاء واجب ہوتی ہے۔ حضورؐ فرمودت بشری  
کے علاوہ کسی ضرورت سے بھی مجبور ہے۔ پھر تشریف  
نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ کا یہ بیان کہ وہ کبھی  
کی وجہ سے اپنا اعتکاف توڑ دیا۔ ایسے ہی لوگوں کے  
مناسب ہے کہ وہ مردوں کی خاطر خود یا سے تشریف  
کو رہ جائیں۔ مگر باقی کا آخری نظریہ اس سے نہیں کہہ سکتا  
زمعی جو اس بیان پر جاتا ہے۔ وہ اسے یہ مقدم ہے۔  
یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی اعتکاف کی غلطی  
اعتکاف جو۔ اس صورت میں بھی اپنا شکل نہیں۔  
ابا خاتمہ پر ایک  
کے فقدان کی وجہ سے اعتکاف ادا کرنے میں۔ ذکر کرتا  
ہوں۔

## حدیث شریف

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے  
حضورؐ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حجت کو رمضان شریف  
کے لئے خوب ضروری کی ذمہ داری دی جاتی ہے اور رمضان  
سال کے آخر میں ایک رمضان کی دعا کرنا  
کیا جاتا ہے۔ پھر جب رمضان شریف کی پوری رات  
ہوتی ہے تو فرض کے بعد سے ایک سو پچیس  
جہن کا نام مشہور ہے۔ (جہن کے جھونکوں کی وجہ سے)  
جنت کے درختوں کے پتے اتر کر اڑوں کے ہتھے  
بیچے گئے ہیں جس سے اسی دن آدھ سو ربی آباد  
نکلی ہے کہ کتنے دالیں نے اس سے اچھی آواز  
کبھی نہیں سنی۔ پس خوشنما انہوں والی حوس اپنے نگاہوں  
سے محلِ حرم کے بالائے خالوں کے درمیان کوڑے ہو  
کر آواز پہنچا دی کہ کوئی ہے اللہ نے کی باگاہ میں ہم  
سے ملنے کرنے والے۔ تاکہ حق تعالیٰ شانہ اس کو ہم  
جوڑ دیں۔ پھر یہی حدیث جنت کے دار اور دروازوں  
پہنچتی ہیں کہ باریک دانت ہے وہ ایک کبر کا جواب  
دیتے ہیں کہ یہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے جنت  
کے دروازے حضرت عیسیٰؑ کی امت کے لئے (آج)  
کھول دئے گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ  
رمضان سے فرمادیتے ہیں کہ جنت کے دروازے  
کھول دے اور انک (جہن کے دروازے) سے فرمادیتے  
ہیں کہ حضورؑ کی امت کے وہ وہ داندوں کے جہن کے دروازے  
نیکو سے اور جبریلؑ کو حکم دے گا کہ وہ زمین پر جاؤ  
مکہ شریف طبع کو تیار کرو۔ اور اس کے حق تعالیٰ شانہ  
میں عید کے دو مہرے عید کی امت کے دروازوں  
کو خراب نہ کریں حضورؑ نے بھی ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ  
شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے  
ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ  
”ہے کوئی مانگنے والا جو میں  
معا کروں“  
”نے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس

کی توبہ قبول کر لوں۔“  
”کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں  
اس کی مغفرت کر لوں۔“

کون ہے جو حق کو حق فرمے۔ ایسا حق۔  
۔۔۔ جو تار ہیں۔ ایسا پورا پورا ادا کرنے  
والا جو رزق بھی کی نہیں کرتا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ  
شانہ رمضان شریف میں روزہ افطار کے وقت ایسے  
دس لاکھ آدمیوں کو جہن سے غنیمت فرماتے ہیں جو جہن  
کے حق ہو چکے ہوں۔ اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا  
ہے۔ تو حکیم رمضان سے آج تک میں تو دیکھ رہا ہوں  
آواز کے لئے۔ ان کے برابر اس ایک دن میں آباد  
فرماتے ہیں۔ اور دس لاکھ تشریف فرما ہوتے ہیں  
شانہ حضرت جبریلؑ علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں وہ فرشتوں  
کے ایک بڑے بنگر کے ساتھ زمین پر ہاتھ ہیں۔  
ان کے ساتھ ایک بزرگ ہوتا ہے جس کو ہم کہتے  
ہو کہ کھڑا کرتے ہیں اور حضرت جبریلؑ علیہ السلام کے نواب  
ہیں۔ جن میں سے دو بار حضرت اسی رات میں کویتے  
ہیں۔ جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے ہیں  
پھر حضرت جبریلؑ فرشتوں کو تعانہ فرماتے ہیں کہ  
جو مسلمان آج کی رات کھڑا ہو یا بیٹھا۔ نماز میں جو یا  
ذکر کرے یا ہو۔ اس کو سلام کریں اور رمضان فرمیں۔  
اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں۔ یہی کبھی حالت حق  
ہے۔ جب صبح ہوجاتی ہے۔ تو جبریلؑ آواز دیتے  
ہیں۔ کہ اے فرشتوں کی جماعت اب کھڑے ہو کر اور  
چلو۔ فرشتے حضرت جبریلؑ سے پہنچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ  
نے حضورؑ کی امت کے مردوں کی حاجتوں اور  
خزینوں میں کی عطا فرمادے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ  
نے ان کو توبہ قبول فرمائی اور چار شخصوں کی حالت  
کو صاف فرمادے۔  
معاذ فرماتے ہیں یا رسول اللہ۔ وہ چار شخص کون  
ہیں جو ارشاد تھا کہ ایک وہ شخص جو شراب کا ماری  
ہو۔ دوسرا وہ جو دالہ میں کی نماز فرماتے نہ وہ تشریف  
وہ جو قطع رحمی کرنے والا ہو اور تاپہ توڑنے والا ہو۔ اور  
چوتھا وہ شخص جو کبیرہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع  
کرنے والا ہو۔ پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے  
تو اس کا نام (رکما فوں پر) بیکہ الجاہلۃ والہم کی  
رات (اسے ایسا جاتا ہے۔ اور جب عید کی صبح ہوتی ہے  
تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام مخلوق میں بھیجتے ہیں  
وہ زمین پر آ کر تمام مخلوق اور راسخوں کے  
مردوں پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور اسی آواز سے  
جس کو جانات اور انسانوں کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے  
بجاتے ہیں کہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت  
اس کریم رب کی (دردگاہ کی) طرف چلو جو بہت زیادہ  
عطا فرمائے والا ہے۔ اور بڑے سے بڑے تصور  
کو صاف فرمائے والا ہے۔ پھر جب لوگ عید گاہ کی  
طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے روایت  
فرماتے ہیں کہ کیا ہر ہے اس مزدور کا جو با نام لکھا

چکا ہو؟ وہ عرض کرے میں کہ اے حضورؐ اور ہدی  
کا کہ اس کا بدلہ ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری  
دے دی جاوے۔ تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے  
ہیں کہ اے فرشتو! میں نہیں گواہ بناؤ ہوں کہ میں نے  
ان کو رمضان کے روزوں اور ترازوی کے بدلے  
میں اپنی رعنا اور مغفرت عطا کر دی۔ اور بندوں سے  
خطاب فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے بندے جو  
سے مانگو میری عزت کی قسم ہے میرے حال کی قسم  
آج کے دن اسے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی عزت  
کے بدلے میں جو سال کے آٹھ گنہگاروں کا بدلہ  
کی قسم کہ جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری عزت  
پرست رہتا رہتا رہوں گا (اور ان کو جیسا بناؤں گا)  
میری عزت کی قسم میں نہیں جھڑوں (اور انہوں کے  
سائے انہو اور نصیحت نہ کروں گا۔ پس اب جتنے عطا  
اپنے گھروں کو لٹ جاؤ۔ تم سے مجھے راضی کر دیا میں  
تم سے راضی ہو گیا۔ میں فرشتے اس امر کو دیکھ  
کہ جو اس امت کو افطار کے دن عطا۔ جو خوشحال تھے  
ہیں اور محل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ شرف  
اس حدیث شریف کے اکثر صحابہ کو شرف اطلاق  
میں بیان ہو چکے ہیں۔ البتہ چند قابلِ خود ہیں۔  
میں سے اول اور امیرؓ کو توبہ کرنے کے بہت سے عہد  
کی مغفرت عام سے بھی مشافہ تھے۔ عیساکہ پہلی حدیث  
میں معلوم ہو چکا ہے۔ اور وہ عید کی امت کی مغفرت عام  
سے بھی مشافہ کرتے گئے۔ جن میں سے آپس میں اپنے  
والے اور والدین کی نماز فرمائی کرنے والے ہیں۔ ان  
کو توبہ پہنچے کہ تھے اللہ کو نادم کہ اس نے اپنے  
لئے اور کوشا نہ تھا وہ نہ جانتا تھا ہے۔ انہوں نے  
بھی اور تہذیبی عزت پہنچی جس کے حاصل کرنے کے  
لفظ خیال میں تم حضورؑ کی بدعا میں برداشت کر رہے  
ہو۔ پھر جبریلؑ کی بدعا میں خاکسار ہے جو۔ اور اللہ کی رحمت  
و مغفرت عام سے بھی خاکسار ہے جو۔ یہ تو پھنچا ہوا  
کہ آج تم نے اپنے مقابل کو رک دے ہی دی۔ ابھی  
موجودہ ادھی کر رہی۔ مگر وہ کہنے دلتا تھا لے ساتھ  
رمضان کی قسم ہے جبکہ اللہ کا پورا رسول تم پر ہمت کر  
رہا ہے۔ اللہ کا مقرب فرشتہ تمہارے اپنے وقت  
کر رہا ہے۔ ہندری ملک کی بدعا کر رہا ہے۔ البتہ  
شانہ نہیں اپنی مغفرت اور رحمت سے نکال رہے ہیں۔  
انک کے واسطے نبی اور اس کو۔ صبح کا بھگد شام  
کو گھر جاتے تو کچھ نہیں جانتے۔ آج وقت ہے اور اللہ کی  
مکمل۔ کل جب اللہ کی پیش میں جانا ہے جاں  
نہر تو وہ جانتی ہے۔ تو پھر نہ مال و مشا کار آمد۔  
دہان عزت تمہارے اعمال کی جو ہو چکی۔ اور ہر  
حرکت بھی لکھی سامنے آجائے گی۔ حق تعالیٰ  
اپنے حقوق میں درگزر فرمادیتے ہیں۔ مگر بندوں کے  
آپس کے حقوق میں بغیر بدلہ دے نہیں چھوڑتے۔  
حضورؑ کا ارشاد ہے کہ مغفرت میری امت میں نہ  
مغفرت ہے کہ قیامت کے دن تک اعمال کے ساتھ



شامل مسدودیں۔ کہا میرے کرم ایت آپ کی فضا نے مجھے اسے تنہا کر کوجی ارضا اور محبت سے ڈالیں۔

گرچہ بدکار و نالائق ہوں اے خدا، جہاں پر تیرے درگاہ تاب چھوڑ کر جاؤں کہاں کون ہے تیرے سوا جو ملے گا کیسا ملے

کھٹکھٹ سے نا اہلی کی آواز جوں میں تباہ دیکھو مت میرے عمل رکھت پر اسے بچا

یاد رہے اپنے رحم و امان و مطلق کی اسلے

چرخ چھپاں سے کون سے پرندہ بھر اچھا

چاہے کون سے کرم میں جہاں اب بسد کرم

کچھ رہائی کا سبب کس بند کس کی اسلے

ہے عبادت کا سہارا عبادوں سے واسطے

اور مجھ زہر کا ہے زہر ابدوں کے واسطے

ہے حصے کے کچھ ہے دست پا کی اسلے

نئے فقیر یا چاہتا ہوں نہ امیری کی طلب

نئے عبادت سے دیر سے خواہش غلب

دور دل پر جاسے کچھ کھیرا کی اسلے

فضل و بوش و مشک اور مٹائے دنیا بشار

جنشہ دھت جو کام کئے سدا کی اسلے

حد سے اتر چو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا

کمری اداؤں اللہ وقت ہے ادا د کا

لے لطف و رحمت ہے ایتنا کی اسلے

گوں مول اک بندہ غامی غلام ہے قصور

جرم میرا حوصلہ ہے نام ہے میرا عقور

تیرا کہنا ہوں میں چاہاں لے رت سکور

آفت ثبات آفت کاف کی نعمت الامور

آفت بخشی آفت کی نعمت کی نعمت الامور

خود کا بھلا ہو کہ جو کوئی ثواب کی نیت کے سے دونوں چیدیں میں جاگے اور عبادت میں مشغول رہے۔ اس کا دل اس دن نہ مرے گا کس دن اس کے دل پر جائے۔ ذہنی فتنہ و فساد کے وقت جب لوگوں کے قیوب پر فروغ ہو۔ فی سے قیاس کیوں تضرع رہے گا۔ اور ممکن ہے دھوکہ کھو گئے گا کافر مراد جو کہ اس کی مرض ہے بے ہوش نہ ہوگی۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ کہ شخص پانچ راتوں میں عبادت کے لئے جائے۔ اس کے واسطے جنت واجب ہو جائے گی۔

(۱) بیلتہ الزویہ (ہر ذی الحج کی رات)

(۲) بیلتہ العرفہ (۱۰ ذی الحج کی رات)

(۳) بیلتہ النحر (۱۰ ذی الحج کی رات)

(۴) عبد الظکی رات

(۵) شب بیل یعنی ۱۵ شعبان کی رات

نہاؤں نے بھی عید کی راتوں میں جاگنا محبت دکھایا ہے۔

قبولیت دعا کی راتیں یہ ہیں :-

جمعیہ رات۔ عیدین کی راتیں۔ غرہ ربیع کی رات اور نصف شعبان کی رات۔

بعض بزرگوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان المبارک میں جمعہ کی رات کا بھی خصوصیت سے اہتمام چاہئے کہ چھ اور اس کی رات بہت متبرک اوقات ہیں

احادیث میں ان کی بہت فضیلت آئی ہے مگر جو کہ بعض احادیث میں جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ نہیں

کرنے کی مخالفت آئی ہے۔ کہ ایسا نہ ہو جائے گی وہ

سے نماز جمعہ کی ادائیگی میں کچھ خلل واقع ہو جائے۔

اس لئے بہتر ہے کہ دو رات کو اس کے ساتھ ادا بھی شامل کر لے۔

آخ میں ناظرین سے حاجت سے دعا است

ہے کہ رمضان المبارک کے مخصوص اوقات میں جب آپ اپنے لئے دعا فرمائیں۔ تو اس سے کرم کوجی

آدھے۔ اور نماز۔ و غیرہ۔ صحت سب ہی کچھ لاشے۔ لیکن کسی کو کاشی دے بھی سے کسی کو بہت لگا دی تھی۔ اور کسی کو باریک تھی۔ پس یہ سب عید آجیں گے اور اس کے نیک اعمال میں سے ان کو قبول کا بدلہ وصول کریں گے۔ اور جب اس کے پاس نیک اعمال ختم ہو جائیں گے تو اپنی برائیاں اس پر ڈالنے میں گے۔ اور میرا سب اس بار کی بدولت وہ بہت رعب و ہراس کا۔ اور اپنی نیت اعمال کے باوجود جو حسرت و یاس کا عالم ہو گا کہ وہ محتاج کیاں نہیں ہو گا بلکہ نیکوں نے سمجھ کر ان کو دیکھے

کہ جو نیکوں نے اپنی نیت اعمال دیکھے

ایک حدیث میں آیا ہے کہ ارشاد ہے کہ کس نہ کو گذر کے سامنے رسوا اور شخصیت نہ کروں گا۔ یہ

حق تعالیٰ نے شاندار کائنات میں کائنات و کرم ملوں کے حال پر ہے کہ اللہ کی رضا کے ڈھونڈنے والوں

کے لئے یہ بھی لطف و انعام کو ان کی

فرضوں پر بھی درگزر اور پرہیز کی جاتی ہے

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل فرماتے ہیں

کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ نے شفاء ایک مومن کو لپٹے

قریب بل کر اس پر پردہ ڈال کر کہ کوئی دوسرا نہ

دیکھے اس کی غرضوں کو یاد دل کر اس سے ہر ہر کمزوری کا قرار کر دیں گے۔ اور ادا پئے گا اور اس کی کثرت اور

اقرار پر یہ سمجھے گا کہ اب ملکات کا وقت قریب آ

گیلے ہے تو افسوس ہو گا کہ یہ نے تو سب کچھ برباد فرمائی ہے تو آج بھی ان پر پردہ ہے اور غنا

ہیں۔ اس کے بعد اس کے نیک اعمال کا دفتر اس

کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور بھی بہت ہی ذات

سے یہ مضمون مستنبط ہوتا ہے کہ اللہ کی رضا

ڈھونڈنے والوں اور اس کے احکام کی پابندی کرنے

والوں کی غرضوں سے درگزر دیا جائے ہے اس

لئے نہایت اہمیت کے ساتھ ایک مضمون

سمجھ لیا جائے کہ جو لوگ اللہ والوں کی کوتاہیوں

پر ان کی غیبت میں مبتلا رہتے ہیں وہ اس

کائنات میں کبھی کبھار قیامت میں ان کے نیک اعمال

کی بدولت سے ان کی غرضوں کو مٹا دیتی ہیں

اور پردہ پوشی فرمائی جاسے لیکن یہ لوگوں کے لئے

غیبت کا دفتر میں ملکات کا صلیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ

اپنے لطف سے ہر سب سے درگزر فرمائیں۔ آمین

آمین

حدیث ہلا میں عید کی رات کو انعام کی رات

سے بھی یاد دل گیا ہے۔ اس رات میں حق تعالیٰ شانہ

کی طرف سے اپنے بندوں کو انعام دیا جاتا ہے اس لئے بندوں کو بھی اس رات کی سب سے درگزر کرنی چاہئے

بہت سے لوگ عوام کو تو یہ سمجھا ہی کیا کہ خواہ میں رمضان کے نیک اعمال میں بھی غفلت نہ کروں

ہیں۔ حالانکہ رات بھی خصوصیت سے عبادت میں رہنے کی ہے۔

## مزید رعایت

قرآن مجید ترجمہ حضرت شیخ الہند۔ حاشیہ شیخ الاسلام ابو شامیہ عثمانی

۱۲ روپے کی بجائے ۱۲ روپے

کر دیا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان اس استفادہ کر سکے

لے کا پتہ :- دفتر انجمن خدام الدین لاہور اندرون شیلوالہ لکھنؤ



(پ ۱۶ ع ۵)

(ترجمہ : اور اس کو (حضرت عیسیٰ) ہم  
کیا جانتے ہیں لوگوں کے لئے نشانی اور  
مہربانی انتہی سے)

تفسیر: یہ کام فرزد ہو کر رہے گا۔  
طریقہ: مختلف بین ہو سکتا ہے، ہماری  
ہی کو مستثنیٰ ہے کہ ہوں میں نہ کہ فعل عود  
ہو جسے سچو پر کیا جائے اور دیکھنے اور سننے  
مقام انسان اور عورت کے لئے ہے یہودی  
دوسرے دلوں کے لیے پیدا کیے اور تو کہ  
ہر کے دوسرے پیدا کیا گیا جو جنسی صورت  
ہے جو حضرت عیسیٰ میں ظاہر ہوئی کہ ہر کے  
صفت عورت کے وجود سے ان کو دیتا ہے۔  
طرح پیدا کیے جا رہی ہوں واقع ہو کر  
حضرت عیسیٰ کا وجود قدرت الہیہ کا ایک لفظ  
میں کے طے کرنے کے لئے بڑی  
کساناں سے۔

وَلَمَّا نَسُوا اللَّهَ فَنَسَتْ حُلَاهُمُ الْمَلَأَ فِي قُلُوبِهِمُ الشَّكَّ فَذَلَّلَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمُ الْعَذَابُ الْعَظِيمُ  
بِمَا وَصَّوْا بِهِمْ وَبَشَّرُوهُمْ بِهِمْ وَأَمَّا هَٰذَا فَمَا لَكُمُ بِهِ مِنْ حُكْمٍ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا الْيَوْمَ  
تُسْتَفْتَمُونَ ٥ ت ١٢٤٦

(ترجمہ :- اردو نشان مے قیامت کا۔ سو اس میں شکرت کرو۔ اور میرا کہا مالہ۔ نہ ایک سہرحہ راہ سے)

تفسیر :- عیسیٰ میں آثار فرشتوں کے سے مختلف  
 بات سے کوئی شخص معبود نہیں سمجھا۔ اگر ہم چاہیں  
 نسل سے ایسے لوگ پیدا کریں یا مٹا دیں جبکہ آسمان  
 فرشتوں ہی کو لا کر زمین پر آباد کریں۔ ہم کو سب  
 حاصل ہے۔

حضرت مسیح کا پہلی وفد آنا تو خاص نبی اس کے لئے ایک نشان تھا کہ بغیر باپ کے پیدا اور عیسیٰ خیر معجزات دکھائے اور دوبارہ آنا کا نشان ہوگا۔ اُن کے نزدیک سے لوگ معلوم کر لیا مامت بالکل نزدیک آگئی تھی۔ قیامت کے لئے ہیں شک نہ کرو۔ اور جسے بھی راہ ایمان

کی بکرا رہا ہوں۔ اس پر چلے آؤ۔ مبادا تمہارا از  
شیطان تم کو اس راستے سے روک دے۔  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (السَّاعَةُ  
لَهُمْ تَقَرُّمُ حَتَّى أَنْتَ قَدْ جَاءَ عَسَمَةُ بْنُ

فَذَكِّرْهُمُ الذِّكْرَ وَالذِّكْرَ وَالذِّكْرَ  
وَالطُّلُوعَ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ هَا  
يَا حُجَّجَ وَمَا حُجَّجَ وَتَنْزِيلَ عِيسَى  
مَوْجِدَ الْإِلَهِ (مشکوٰۃ باب علامات نبوت)

(۱) وِجَال (۲) دابة الارض (۳) وهولالى

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

رَفَعَ إِلَى السَّمَاءِ      كَافَ      نَزُولٍ مِنَ السَّمَاءِ

از میان عبد الوہاب صاحب لہجہ مانوی پر سبیل عثمانیہ کا لہجہ شیخو نوہا

تقریباً دو سو روپے کی طرف سے دعوت دی بلکہ ایک صاحب  
 ان کے اندر قیام پذیر ہوا بلکہ ان کے حال کی گنجائی  
 اور جگر گیری کی گزارش کہ کوئی خط عقیدہ یا ایسے موقع  
 خیال یا نام نہ نہ کریں۔ البتہ ان میں قیام کرنے کی حالت  
 آپ کے علم میں مفید تھی۔ جب دو پوری کر کے  
 آپ نے مجھ کو اسے اُٹھا لیا۔ جبکہ گواہ کو قوی اور  
 اس کے عقاب میں ماورائے قیام سے ظاہر ہوتا ہے  
 تو پھر صرت آپ ہی ان کے احوال کے نگراں اور  
 خداداد ہو سکتے تھے۔ میں اس کے متعلق کچھ عرض  
 نہیں کر سکتا۔

[illegible]

مسودہ کریم میں پہلا حقیقہ، قرآن کی سی ثابت ہو گیا۔ آپ نے گورڈیاں کھراہ میں بات کی ہر ایک جھوٹ ہے لیکن کھولت میں کام کرنا ظاہر کو پیچیدہ امر نہیں ہے کیونکہ کھولت کے زمانہ میں سب لوگ کام کیا کرتے تھے۔ یہ سیر کام لینڈز میں اسماز ہو گیا۔ آپ کی عمر صرف ۳۳ سال کی تھی۔ جبکہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور کھولت کی عمر میں بڑھا ہوا تھا۔ اس بات سے عاقبت عیاں ہے کہ آپ نے زندگی بھر آسمان سے جڑ دیا کہ اذیت میں موجود ہے۔ چنانچہ سال زندہ ہیں اب گئے۔ یہ کام کھولت اس وقت ہو گیا۔

لفظ توفیٰ کو فنا سے مشتق ہے اور وفا کے معنی  
 پورا کرنا ہے۔ توفیٰ کو جوابِ تعلق سے پہلے ہی ارادہ  
 وفا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں اَحَدُ الشَّيْءِ  
 اَرَادَ اَيْمَنُ كَيْ يَجِيْزَ كُوْزًا اَوْ يَدْرَسَ لَيْلًا۔ توفیٰ کے  
 معنی قبضِ روح اور موت کے بغیر قبضہ کے یہاں  
 فراق، عداوت اور لعنت عرب میں ہرگز ہرگز ثابت  
 نہیں۔ سے كَيْ يَجِيْزَ كُوْزًا

(پس اللہ ان کو پورا قیام دے گا)  
وَهُوَ الَّذِي يُخَوِّتُكُمْ بِاللَّيْلِ وَيُنَازِلُ  
مِنْ السَّمَاءِ مَا تَجْتَهِمْ سَاءَ الْمَقَامُ لِلْكَافِرِينَ  
ترجمہ :- اور اللہ وہ ذات ہے جو رات  
میں تم کو پورا پورے لیے ڈرتا ہے اور  
دن کو جو کچھ کرتے ہو خوب جانتا ہے)

لحظی :- شب میں سوئے وقت ظاہری  
 احساس و شعور بانی نہیں ملتا اور آدمی اپنے گروہ  
 پیش ملکہ اپنے جسم کے احوال تک سے بھی بے خبر  
 ہو جاتا ہے۔ گویا اس وقت اس سے یہ وقتیں علی  
 گزیر۔ دن میں کچھ چلتا پھرتا نقل و حرکت اور  
 کسب و کسب رائج ہوتا ہے۔ وہ صاب کمال  
 تفصیل کے ساتھ اندکے عمل میں موجود ہے۔

حتیٰ اذا جاء أحدکم الموت فوضئتم من ماء فلا یفرطون  
(ترجمہ) یہاں تک کہ آپ بھیجے تم میں سے  
کسی ایک کو موت - تو یقیناً اے ایسے  
ہیں۔ اُس کو ہمارے بھیجے ہوئے۔

دیکھا یہاں غظوموت آ گیا ہے یہاں  
قرین سے صاف مطلب معلوم ہو گیا۔  
حَلَمَّا تَوَلَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الْوَحِيدُ  
عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
شَهِيدٌ ۝ ۶۷

ترجمہ :- پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا۔ تو تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے

تفسیر :- معرفت یہ کہ میں نے مخلوق کی تیری



کا منرب سے طلوع ہوتا (۵) ہر جمعہ باوجود اجماع کا حکمنا  
(۶) اور عیسیٰؑ کا نزل ہونا (۷) (مشرق میں زمین کا جہنم  
جانا (۸) غریب زمین کا وضع جاننا (۹) جزیہ وہاب  
میں زمین کا وضع اور زمین میں ایک آگ کا ظاہر ہونا۔  
اہل کتاب کے جتنے بھی فرستے ہیں وہ حضرت  
عیسیٰؑ پر ان کی موت سے پہلے یقین لائیں گے۔ اور  
قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ پر ان کو ہار ہوں گے۔ پیغمبر  
حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہو رہے ہیں۔ جب دجال  
پیدا ہوگا۔ جب اس جہاں میں شریعت لا کر اسے قتل کر لیں گے  
وہ بہرہ و نفعاً ہی ان پر ایمان لائیں گے کہ بے شک  
عیسیٰؑ زندہ ہیں۔ سرے سے نہ تھے اور قیامت کے دن حضرت  
عیسیٰؑ ان کے حالات اور اعمال کو ظاہر کر دیں گے کہ  
یہ وہی ہے جسے نبیؑ اور مخالفت کی غی اور نصاریٰ  
نے مجھ کر خدا کا بیٹا کہا۔

بے شمار احادیث نزول کے متعلق ہیں۔ ان سے  
مجھ پر بات اظہر من الشمس ہے کہ نزول بھی ہو گا جب  
پہلے رنج ہوگا۔ جب تک پہلے کوئی چیز اور دوسری کھائی  
جائے اس کا نزول ناممکن ہے۔

### اسرار نزول عیسیٰ بن مریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰؑ کی شان  
پر ہم علیہ السلام جیسی ہے۔

قرآن کریم سے حضرت و دیگر نبیوں کی شواہد  
ذیل ان کی ہے۔ ایک حضرت آدمؑ کی اور دوسرے حضرت  
نوحؑ کی اور ان کے بعد علیہ السلام کی۔ حق تعالیٰ نے دائرہ نبوت  
کو آدمؑ سے شروع کیا اور اس دائرہ کو حضرت عیسیٰؑ  
تک کیا اور نبی کریم سرور عالم محمد رسول اللہؐ کی  
ذمت پر لایا کہ کو دائرہ نبوت کا سرور کی فقط بنانا نبوت  
وہی ہے مگر خدا ہی ہے کہ صاحب نبوت محمدؐ ہو جو حق  
انہیں ہو سکتی۔ اس لئے دائرہ نبوت کو میرے شروع  
سے۔ اور فقط میرے فقط عورت (معا) کو پیدا کیا  
پر حسب دائرہ نبوت شروع کیا تو فقط عورت (میرم)  
کو فقط محمدؐ (عیسیٰؑ) کو پیدا کیا۔ تاکہ دائرہ نبوت  
کو ابتدا اور انتہا دونوں مناسب رہیں۔

اور آدمؑ کے خیمے میں عیسیٰؑ شامل تھی اس لئے ان  
غیر آسمان سے زمین پر آنا اور حضرت عیسیٰؑ نفوذ جبرئیل  
آپ پیدا ہوئے جس لئے ان کو  
زمین سے آسمان

آجائے گا۔

جہاں حیثیت سے حضرت مریم کا تعلق حضرت  
کی اسے اور روحانی حیثیت سے افضل الملائکہ اور انبیاء  
رہا جبرئیلؑ ان سے ہے عبودت اگرچہ آپ کی  
ہری اور انسان ہے مگر آپ کی فطرت اور اصلی  
رحمت علی اور جبرئیلؑ ہے۔  
بر نفی آدمؑ ایک عیسیٰؑ جبرئیل  
راستہ اور جملہ موا و تامل و تدبیر

اور اسی بنا پر آپ کو کلمہ اَللّٰهُ صَاحِبِ الْمَرْكَبَةِ  
رُوحِ شَدِيدِ

ترجمہ :- عیسیٰؑ ایک کلمہ اور روح ہیں۔ خدا تعالیٰ  
کی طرف سے جو کریم کی طرف ڈالا گیا۔ جو چکر پکڑ کر کوئی تھا  
نے شروع ہوتا تھا اور روح کا خاصہ یہ ہے کہ  
جس سے سے وہ ملتی ہے۔ اس کو زندہ اور جیتی ہے  
اس لئے آپ کو جیلے ہوئی کا سمجھو۔ طبع کیا گیا۔ اور  
جو کہ آپ کی ولادت میں نفوذ جبرئیل کو دخل تھا۔

فَتَحْنَنًا يَتَحَنَّنُ ثُمَّ وَجَّهًا  
ترجمہ :- ہم نے اس میں اپنی ایک خاص  
روح ڈال دی اور جبرئیلؑ چھوٹی۔ اس سے  
فَاتَحْنَنًا يَتَحَنَّنُ طَبِيعًا اِيْضًا وَجَّهًا

ترجمہ :- میں آپ کو جیلے کرنا چاہتا ہوں وہ  
بادنہ اندر نہ رہتا ہو جائے (کا سمجھو  
دیا گیا۔

سورہ بابت ثابت ہوئی کہ آپ کی پہلی فطرت  
مکمل ہے۔ اور آپ کا اصل تعلق جبرئیلؑ اور  
ملک جبرئیلؑ سے ہے اور دوسرا تعلق آپ

کا حضرت مریمؑ سے ہے۔ اس لئے مذہب  
معلوم ہو گا کہ دونوں قسم کا تعلق معروض ہو  
ہو اس لئے۔ کچھ حضرت جہاں کا ملکہ مقرر  
کے ساتھ لگا دے اور کچھ حضرت زندہ  
کا نبی روح انسان کے ساتھ۔

دستور ہے کہ اگر ولادت اتفاقاً جائے وطن  
مکمل کے وطن اقامت میں پوجائی ہے تو چاند کے  
بہرہوں میں ہی رہے کہ ضرور سے جلتے ہیں۔ تاکہ  
بچہ اپنے وطن میں ہی کی زیارت سے محروم نہ رہے۔ اور  
جو کہ حاجت میں کی ولادت نفوذ جبرئیلؑ سے ہوتی ہے  
اس لئے اس کو ملتوت کو حاجت میں کا وطن کہا جائے تو  
کچھ فیضان مذہب نہ ہوگا۔ مگر جہاں میں حیثیت سے سموت  
طبیعی کا آنا بھی لازمی تھا۔ اس لئے آپ کے لئے نزول  
من آسمان مقرر ہوا۔ اور جو کہ روح الہی ہمارے طور پر تھی  
اور تشبیہ ہمارے تاکہ اگر کی بنا پر۔ اس لئے قبل از وقت آپ  
نے علاج بھی نہیں فرمایا۔ کیونکہ ملائکہ میں علاج کا سلسلہ  
نہیں۔

اور نزول ہو کر جہاں کی اور بشری تعلق کی بنا پر  
ہوگا۔ اس لئے ہندو نزول علاج بھی نہ لائیں گے اور  
اولاد بھی ہوئی۔ اور وفات پا کر روحہ اقدس میں  
زندہ ہوں گے۔

حضرت جبرئیلؑ کا عروج و نزول قرآن میں خاص  
طریقہ پر کیا گیا۔

فَتَحْنَنًا يَتَحَنَّنُ ثُمَّ وَجَّهًا (ترجمہ) فرشتہ اور روح  
(جبرئیلؑ) آسمان پر جاتے ہیں۔  
فَاتَحْنَنًا يَتَحَنَّنُ طَبِيعًا اِيْضًا وَجَّهًا (ترجمہ) فرشتہ اور روح  
(جبرئیلؑ) آسمان پر جاتے ہیں۔

اس لئے مناسب تھا کہ اگر ایک مرتبہ آپ  
کے لئے بھی عروج الہی اسما اور نزول ہو تاکہ آپ کی

فطرت کا مکمل جہاں اور نفوذ روح القدس سے پیدا ہونا  
اور نزل جبرئیلؑ جہاں خوب جہاں ہو سکے کہ جس طرح  
حضرت جبرئیلؑ کو روح کہا گیا۔ اسی طرح جناب مریم  
کو بھی روح کہا گیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ :- وہ ایک کلمہ ہے خدا تعالیٰ کی طرف  
سے جو کریم کی طرف ڈالا گیا۔ پس میں  
طرح روح میں جبرئیلؑ کے لئے عروج و

نزول ہونا چاہتے۔ اور جو کہ حضرت مریمؑ  
کو سرور روح فرزند کیا اور کہا اور کہا گیا کہ  
وہ مریم ایک روح ہے۔ اور یہ نہیں کہا  
گیا کہ نبیؑ فرشتہ عیسیٰؑ اس میں روح  
ہیں۔ اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ روح  
ہوئے کیونکہ روح کا نقل کسی طرح  
ممکن نہیں

اَلَيْسَ يَتَحَنَّنُ طَبِيعًا اِيْضًا وَجَّهًا

ترجمہ :- اسی کی طرف کلمات طبعیات چمکتے  
ہیں۔ اور روح میں صانع کو بند کر کے

اس لئے آپ کا تعلق الہی اسما اور بھی مناسب ہے  
تھا کہ اگر کسی کے کہتے کرتے ہے بھی نہیں ہو  
سکتا۔ خدا کا کلمہ ہمیشہ بندہ ہی رہا کرتا ہے۔

وَجَّهًا يَتَحَنَّنُ طَبِيعًا اِيْضًا وَجَّهًا

ترجمہ :- اور خدا تعالیٰ نے اس کو نزول  
کے کلمہ کو کہتے کر دیا۔ اور اس لئے ہند  
تعالیٰ نے عیسیٰؑ روح اندر رکھ کر (اللہ)  
کو آسمان پر اٹھایا۔ اور جو کہ آپ کی ولادت  
کے وقت حضرت جبرئیلؑ اس کی شکل  
میں تھے۔ فَاتَحْنَنًا يَتَحَنَّنُ طَبِيعًا اِيْضًا وَجَّهًا

اس لئے روح الہی اسما و کلمات ایک شخص (طبیعیات)  
آپ کے ہم شکل بنا کر صلیب دے دیا گیا۔

عیسیٰؑ کو قتل کے قتل کے لئے کیوں مخصوص  
کیا گیا۔

شکست الہی اس طرح جاری ہے کہ جب کسی شے  
کو پیدا کرتے ہیں تو اس کو اس شے کے مقابلہ اور اس  
کی نند کو بھی پیدا کرتے ہیں۔ جب تک شیطان نذرہ  
ہے اس وقت اس کے مقابلہ کے لئے ملائکہ اور  
نذرہ میں طرح طبعیات کو طرہ نقل اور نقل کی اور عروج  
و نزول کی اور غرض سے غریب تک ایک آن میں منتقل  
ہونے کی فطرت طبعی تھی اس طرح باطنی ملائکہ  
کو بھی یہ طبعیات ملتی تھیں اور یہ طبعیات ملائکہ  
رہے۔ قلب انسانی کے ایک جانب اگر شیطان ہے  
تو دوسری جانب اس کے مقابلہ ایک فرشتہ موجود  
ہے۔

چنانچہ اولاً اسی ذات کو پیدا فرمایا جس کی حیثیت







فلط کا کھل جونا اور نوزد روح القدس سے پیدا ہونا اور فلط جبرئیل ہونا خوب جانا ہر ایک کے بلکہ سرط حضرت جبرئیل کو روح کہا گیا۔ اسی طرح جناب سرخ کو بھی روح کہا گیا ہے۔

جبرئیل علیہ السلام کا اہل بیت سے تعلق

ترجمہ :- وہ ایک کلمہ ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کرم پر کی طرف ڈالا۔ اس میں طرح طرح ہیں جبرئیل کے لئے عروج و نزول ہونا چاہئے۔ اور چونکہ حضرت سرخ کو سرما یا روح قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ وہ سرما یا ایک روح ہے۔ اور یہ نہیں کہا گیا جبرئیل علیہ السلام میں اس میں روح ہے۔ اس لئے یہ ہر دو شکل پر قادر نہیں ہوئے کیونکہ روح کا نفسی شکل طرح ممکن نہیں

وَالَّذِي يُضَعِّفُ الْكَلِمَةَ الطَّيِّبَةَ وَالْعَلَّامُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهَا

ترجمہ :- اسی کی طرف کلمات طیبات چڑھتے ہیں۔ اور وہی عمل صالح کو بلند کر دیتا ہے۔ اس لئے آپ کا روح الی اسما و اور بھی مناسب ہے۔ نیز خدا کا ہر کسی کو بہت کرنے سے بھی بت میں چھو سکتا۔ خدا کا کلمہ ہمیشہ بڑی راہ نکالتا ہے۔

وَجَعَلَ الْجَبَمَاتِ الَّذِينَ يَمْنَنَ وَالْمُتَفَلِّحِينَ رُحَمَاءَ وَجَعَلَ الْوَدَّ وَالْمُتَفَلِّحِينَ

ترجمہ :- اور خدا تعالیٰ نے انہیں کے کلمہ کو بہت کر دیا۔ اور اس لئے کہ تعالیٰ نے عیسیٰ روح اللہ کے لئے (اور) کو آسمان پر اٹھایا۔ اور جو کہ آپ کی ولادت کے وقت جبرئیل علیہ السلام کی شکل میں تھے۔ فتنہ کشا آشورا سے پیدا ہوئے

اس لئے روح الی اسما و کیوت ایک شخص (طیغیوں) آپ کے شکل بنا کر صلیب دینا لگایا۔ عیسیٰ کو کھال کے قتل کے لئے کیوں مسموم کیا گیا۔

تفسیر الہی اس طرح جاری ہے کہ جب کسی شے کو پیدا کرتے ہیں تو اس میں اس کے مقابلہ اور اس کی تندر کو بھی پیدا کرتے ہیں۔ جب تک شیطان زندہ ہے اس وقت اس کے مقابلہ کے لئے کلمہ کرم بھی زندہ ہی طرح تیار ہو کر طبعی طور پر روح الی اسما و روح و نزول کی اور روح سے غریب تک ایک ان میں متعلق ہونے کی طاقت عطا کی گئی اسی طرح باغضال ملوگ کلمہ کو بھی یہ طاقتیں کلمہ نور پر عطا کی گئیں تاکہ نقل مل کر رہے۔ قلب انسانی کے ایک جانب اگر شیطان ہے تو دوسری جانب اس کے مقابلہ ایک فرشتہ موجود ہے۔

چنانچہ اولہ ایسی ذات کو پیدا فرما دیں کہ حقیقت

اور اسی بنا پر آپ کو کلمہ اللہ صلا الی سرخ و روح شہید

ترجمہ :- عیسیٰ ایک کلمہ اور روح ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کرم کی طرف ڈالا گیا۔ چونکہ آپ کو حق تعالیٰ نے روح شہید قرار دیا اور روح کا خاصہ یہ ہے کہ اس نے شے سے وہ ملتی ہے۔ اس کو زندہ کر دیتی ہے اس لئے آپ کا جلتے ہوئی کا مجرہ عطا کیا گیا۔ اور چونکہ آپ کی ولادت میں نوزد جبرئیل کو دخل تھا۔

ترجمہ :- ہم نے اس میں اپنی ایک خاص روح پر نور نوزد جبرئیل بھیجی۔ اس نے خاصہ ذی شہادت طیبہ یا جبرئیل علیہ السلام

ترجمہ :- میں نہیں سمجھ سکتا تھا میں اس میں وہ باذن اللہ پیدا ہوا تھا (ہے) کا مجرہ دیا گیا۔

سورہ بابت ثابت ہوئی کہ آپ کی اہل فطرت علی ہے۔ اور آپ کا اصل تعلق جبرئیل اور جبرئیل کے لئے ہے اور دوسرا تعلق آپ کا حضرت مریم سے ہے۔ اس لئے سرما یا معلوم ہوا کہ دونوں آپ کا تعلق صرف نوزد ہوا آئے۔ کچھ حیرت جرات کا ملکہ میں تین کے ساتھ گذارے اور کچھ حیرت زندگی کا بھی نوزد انسان کے ساتھ۔

مستند یہ ہے کہ اگر کوئی ولادت اتفاقاً بجائے وطن اس کے وطن انقامت میں ہو جاتی ہے تو چند روز کے بعد وطن اصلی میں تیسرے روز سے جلتے ہیں۔ تاکہ وہ چھوٹے وطن اصلی کی زیارت سے محروم نہ رہے۔ اور چونکہ جبرئیل کی ولادت نوزد جبرئیل سے ہوئی ہے اس لئے اگر سیرت کو خوب سرخ کا وطن کہا جائے تو کچھ غیر مناسب ہوگا۔ کہ جس میں حیثیت یہ طبعی کا آنا بھی لازمی تھا۔ اس لئے آپ کے لئے نزول میں استقامت قرار دینا۔ اور چونکہ روح الی اسما و فطرت کی اور نشتر یا کلمہ کی بنا پر تھا۔ اس لئے قبل الخلق آپ نے کلام بھی نہیں فرمایا۔ کیونکہ ملائکہ میں کلام کا مسئلہ نہیں۔

اور نزول پر چونکہ زمانی اور بشری تعلق کی بنا پر ہوگا۔ اس لئے بعد نزول کلام بھی نہایتیں گے اور اولہ دینی ہوئی۔ اور وفات پا کر روح القدس میں دفن ہوں گے۔

حضرت جبرئیل کا عروج و نزول قرآن میں خاص طور پر ذکر کیا گیا۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ روح (ترجمہ) فرشتہ اور روح دجبرئیل کا آسمان پر جاتے ہیں۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ روح (ترجمہ) فرشتہ اور روح دجبرئیل کا آسمان پر جاتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہوا کہ مذکور ایک مترادف آپ کے لئے بھی نوزد روح الی اسما و اور نزول ہونا کہ آپ کی

کا مغرب سے طلوع ہوا۔ قوم باجمہر اجماع کا حکم تھا (۱) اور عیسیٰ کا نازل ہونا (۲) مشرق میں زمین کا کھس جانا (۳) غریب میں زین کا مدخل جانا (۴) جزیرہ عرب میں زمین کا چھٹکارا زمین میں ایک ایک کا ظاہر ہونا۔

اہل کتاب کے جتنے جتنے فرستے ہیں وہ حضرت عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے یقین لائیں گے۔ اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو ان پر گواہ ہوں گے۔ یہ آپ حضرت عیسیٰ کا آسمان پر نوزد ہو جانا۔ جب وہ جانا پیدا ہوا تھا۔ تب اس میں اس کی طرف سے کلمہ شہید کی

موجود ہو کر مدعا یعنی ان کا ایمان لائیں گے کہ آپ نے شک میں نہ رہے۔ سرے سے نئے اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو ان کے حالات اور اعمال کو ظاہر کر دیں گے کہ موجودہ سرے کی مذہب اور مخالفت کی تھی اور نفسانی لئے محمد کو خدا کا بیٹا کہا۔

بے شمار احادیث نزول کے متعلق ہیں۔ اللہ سے بھی یہ بات ظہور نہیں ہے کہ نزول بھی ہو گا جب پہلے رت ہوگا۔ جب تک پہلے کوئی چیز اور کچھ عطا ہو جائے اس کا نزول ناممکن ہے۔

### اسرار نزول عیسیٰ بن مریم

احادیث متفقہ علیہا عبد اللہ مکی اندر ترجمہ :- اتفاقاً کے نزدیک عیسیٰ کی شان آدم علیہ السلام جیسی ہے۔

قرآن کرم سے حضرت وہی نبیوں کی فطرت دیا گیا ہے۔ ایک حضرت آدم کی اور دوسرے حضرت مریم کی اور کلمہ طیبہ السلام کی۔ حق تعالیٰ نے دائرہ نبوت کو آدم سے شروع کیا اور اس دائرہ کو حضرت عیسیٰ سے تمام کیا اور نبی کرم سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائرہ نبوت کا دوسرا کلمہ لفظ نبیاء نبوت والے سے ضرور دی ہے کہ صاحب نبوت مرد ہو جو نبوت سے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے دائرہ نبوت کو مریم سے شروع کیا۔ اور حضرت مریم سے فقط عورت (مرا) کو پیدا کیا۔ پھر جب دائرہ نبوت ختم ہوا تو فقط عورت (مریم) سے فقط حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا۔ دائرہ نبوت کی ابتدا اور انتہا دونوں ختم ہوں۔

آدم کے منہ میں مٹی شامل تھی اس لئے ان کے آسمان سے نہیں پر ہا۔ اور حضرت عیسیٰ جبرئیل علیہ السلام سے آئے۔ لے ان کو

آٹھایا۔

جہاں حیثیت سے حضرت سرخ کا شوق حضرت کی ہے۔ اور روحانی حیثیت سے افضل ملائکہ اور نبیوں کے جبرئیل ان سے سے نبوت اگرچہ آپ کی برتری اور انسان کے لئے آپ کی فطرت اور اصلی وقت کی اور جبرئیل سے۔

نفس آدم علیہ السلام جبرئیل راستہ اور جملہ حوا و نازل و قبل



اور اصل فطرت شیطانی اور صورت اس کی جسمانی اور انسانی ہے جس میں عقاب جیسا کہ پہلے فرمایا میں منقول ہے کہ عقاب در اصل شیطانی ہے یعنی حقیقت اس کی شیطانی ہے اور صورت اس کی انسانی ہے۔ وہ ایک جبرہ میں مبتدا ہے۔ اس عقاب کو ایک جبرہ میں قید کر کے دلتے حضرت سلیمانؑ ہیں۔ غلام یہ کہ حق خائے نے اوداٰ عقاب لپیٹا کیا۔ کہ جس کی حقیقت شیطانی اور صورت انسانی ہے۔ اس کے بعد اس کے مقابلہ کے لئے ایک ایسے نبی کو پیدا فرمایا کہ جس کی فطرت اور اصل حقیقت علی اوداٰ جبرہ کی اور صورت اس کی بشری اور انسانی ہے اور ایسے نبی جو جناب مسیح بن مریمؑ کے کوئی نظر نہیں کئے۔ پھر جس طرح عقاب پیڑ کی اسراف میں سے ہے جس طرح عقاب کو ایک جبرہ میں جھوس کر کے ایک غریب حیات عطا کی تھی۔ اسی طرح اس کے مقابلہ جناب مسیح ابن مریمؑ کو آسمان پر زندہ اٹھایا گیا اور یہ ایک آپ کو قتل عقاب کے لئے زندہ رکھا گیا اور اسی وجہ سے احادیث میں عقاب کے لیے پھرچ اور تظہر کا لفظ آتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عقاب کو جھوٹے مگر اچھی ظاہر نہیں بنایا جیسا کہ جناب مسیحؑ کے متعلق تیرنیر میں اشارہ کا لفظ آتا ہے۔

عقاب میں وقت ظاہر ہوگا تو مدھڑھڑکا ہوگا۔ اسی طرح جناب مسیحؑ جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ٹھٹھکیں مچیں گے۔ عقاب جھٹکاؤں بیت کا کرے گا۔ اور وسیط کا پہلا لفظ اکتی صلیب اللہ تھا۔ عقاب لفظ استمداد چند روز کے لئے مردوں کو زندہ کرے گا۔ اس لئے اس کے مقابل آپ کو اچھلے موٹی کا جھڑھٹا کیا گیا۔ جس طرح حضرت مسیحؑ کو آئینہ اللہ کیس کہا گیا۔ اسی طرح عقاب کو بھی آئینہ کہا گیا ہے غرض کہ جناب مسیحؑ ابن مریمؑ اور عقاب کے اوصاف اور احوال میں اس درجہ مقابلہ کی رعایت رکھی گئی کہ لقب تک میں تعاقب کو نظر انداز نہیں کیا گیا جس طرح مسیحؑ کا لقب مسیحؑ وراثت رکھا تھا۔ اسی طرح عقاب کا لقب مسیحؑ الدجال رکھا گیا۔ چونکہ عقاب ملک شام میں ظاہر ہوگا۔ اس لئے جناب مسیحؑ بھی اس کے قتل کے لئے شام میں جامع دمشق کے مشرقی بیابار پر نازل ہوں گے۔ اور باب گذر کے قریب اُسے قتل کریں گے۔ اور عقاب چونکہ ظاہر ہو کر شام میں ظاہر ہوگا۔ اس لئے جناب مسیحؑ محکم و مدلل ہو کر تامل ہوں گے۔ اور چونکہ عقاب کے ساتھ زمین کے خزانے ہوں گے۔ اس لئے اس کے مقابل جناب مسیحؑ انسانی تقسیم فرمائیں گے۔ کہ کوئی اس کا قبول کرے داف نہ ہوگا۔ اور چونکہ بعض

وعداوت ہوگا خاص شمار ہے۔ اس لئے اس کو ایک تخت شادیں گے۔ اور چونکہ عقاب یہودیوں کے ہوگا اور اسی وقت سے زندہ ہے۔ اس لئے حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ فقط عقاب کو قتل فرمائیں گے اور باقی عقاب کے مساوی اور ہنگامہ کا فرہوں گے اس لئے ان کا مقابلہ اس وقت کے سلطان امام ہدی کے ماتحت ہو کر کریں گے۔ اور چونکہ یہودی اپنی دشمنی اور عداوت کی وجہ سے جناب مسیحؑ ابن مریمؑ پر ایمان نہ لاتے تھے۔ اس لئے نزول کے بعد وہ آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور نصاریٰ ظاہر ایمان تو لاتے مگر عقیدہ انبیت کی وجہ سے وہ ایمان کفر سے بھی بڑھ کر تھا۔ اس لئے ان کی اصلاح فرمائیں گے۔ اور آپ کی اصلاح سے وہ صحیح ایمان لے آئیں گے۔

اہل کتاب ایمان لے آئیں گے۔

وَلَا تَحْزَنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ  
إِلَّا كَيْتُوْا مَعَكُمْ يَوْمَ تَكُنُ مَعَهُمْ  
يَوْمَ يُدْعَى الْيَهُودُ لِلْيَقِيْنِ يُكُوْنُ عَلَيْهِمْ  
مُتَّحِقِينَ ۝۱۰۱

اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب میں سے جو ضرور ایمان لانے کا حضرت عیسیٰؑ پر اُن کی وفات سے پہلے اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ اُن پر گواہ ہوں گے۔ اور چونکہ امام ہدی کے خاندان سے پیڑ نے خلافت سلب کی تھی اس لئے اس کے صلہ میں امام مدنی کو تمام روئے زمین کی خلافت اور سلطنت عطا ہوگی۔ جناب مسیحؑ کو کوئی سلطنت رکھنے کے لئے اور نہ خلافت۔ آپؑ تو نبی اور رسول تھے۔ مگر یہودیوں کو ایمان نہ دئے اور نصاریٰ فقط ایمان لائے۔ اس لئے نزول کے بعد کوئی شخص اہل کتاب میں سے ایمان باقی نہ رکھا جائے گا۔ کہ جو آپؑ پر ایمان نہ لائے۔

عقاب اس مہت میں  
کیوں نظر نہ رکھا ہوگا

ہر مسئلہ کا سرچشمہ اور کوئی مدد کوئی مدد فرمادے  
سواس عالم میں ایک مبلغ ایمان کا ہے جس سے تمام مومنین کے ایمان مستفاد ہیں اور ایک مومن فکر کا ہے جس سے تمام کافروں سے کفر بچنے میں۔ سو مومنین ایمان ذات با برکات نبی اکرمؐ ہیں اور مومنین کفر عقاب اکبر ہے جس طرح نبی اکرمؐ ارواح مومنین کے لئے روحانی والدین۔ اسی طرح عقاب ارواح کافروں کے لئے روحانی والدین

وہ اہل کافروں اور نبی اکرمؐ والدین ہیں۔ اس طرح آپؐ خاتم الانبیاء و المرسلین ہیں۔ اسی طرح عقاب اکبر خاتم الدجالین ہے جس طرح خاتم الانبیاء کی ایک بہر نبوت ہے۔ اسی طرح خاتم الدجالین کی جہر کفر ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے مکتوبہ بینہ شکیستہ کا۔ یعنی دجال کی بیٹانی بہر کافر لکھا تھا ہوگا۔ قیامت کے قریب مومنین کا ایمان داہنہ الاضلاع کے ذریعہ سے اور کافروں کا کفر بیٹانی پر ظاہر ہو جائے گا۔ ابھی پرمسند ایمان اور کفر کا ختم کر کے قیامت قائم ہوگی۔ قیامت میں ایک بہر ہوگی۔ مومن کی بیٹانی پر مسند فقط اور کافروں کے ماتھے پر مسند فقط دی جائے گی۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ حضرت اپنے وقت شہادت کے وقت عقاب کو یوں قتل نہیں کریں گے اس کا جواب یہ ہے کہ آپؐ کی ذات با برکات کا ذکر کوئی مٹائے اور نہ مقابل جس طرح انکسار کے ساتھ کسی خلعت کا ظاہر ہونا ناممکن اور ہے۔ اسی طرح ان کتاب رسالت کے سامنے خلعت کا ظاہر ہونا محال ہے۔ دیگر ایمان نصرت کا بعد دوسرے انبیاء سے پایا گیا ہے بلکہ عداوت کے لئے انبیاء کے ساتھیوں سے کوئی نبی عقاب کا مقابل ہونا چاہئے۔ تاکہ نبی اکرمؐ کی طرف سے آپؐ کی امت کی نصرت ظہور میں آئے۔ جناب مسیحؑ ابن مریمؑ آنحضرتؐ کے خاص نائب ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے آپ کو عبد اللہ کہا ہے۔ اور آنحضرتؐ کو باری تعالیٰ نے حضرت سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور غالباً اسی غایت کی وجہ سے حضرت مسیحؑ نے آنحضرتؐ کی آمد بشارت دی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب علیؑ حضرت علیؑ کے پاس شفاعت کے لئے حاضر ہوئے تو عیسیٰؑ اس وقت یہ جواب دیں گے کہ آ تو خاتم النبیین تشریف فرما ہیں۔ اُن سے خدا کی درخواست کرو۔

ایک حدیث میں نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰؑ ابن مریمؑ بہت ہی اقرب ہوں۔ میرے اہلخانہ کے دربار میں کوئی نبی نہیں اور غالباً حق بیچ کو نبی اکرمؐ کی طرح سراج جہانی میں نہ کرنا اسی اولیت کی وجہ سے ہو جائے گا۔ خاتم الانبیاء کے بیشتر نبوت و رسالت کا سر جاری رکھا گیا۔ اسی طرح خاتم الدجال سے دجال کا مدار اصل میں خاتم الانبیاء کے جانے کے بعد حوالے نبوت و رسالت پر۔ آپؐ نے دجال کو کہ علامت نبی فرمادی ہے (باقی صفحہ ۱۰۱ پر)







باسمہ سبحانہ

# وظائف و لطائف

ترجمہ حجاب خاموشی مصلیٰ صاحب صلوات

ہے۔ جیسا کہ آپ نے مجھ کو یہ پکارا ہے  
میں آپ سے اس کی عطا کی گئی ہے  
اور اس چیز کی عطا کی جس سے یہ بنایا  
گیا ہے۔ اور آپ سے اس کی ہدی  
سے بنایا گیا ہوں اور اس جیسے  
کی ہدی سے کہ اس سے کیا گیا

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ناپاک پڑھتے تھے  
تو اس کا نام دھماکہ پڑتا یا جادو۔ اسے کہ وہ مذکورہ  
فرماتے تھے۔ (مشکوٰۃ کتاب العباس)

## نئے میوے دیکھنے کی دعا

اللہم باریک لنا فی شجرتنا  
وباریک لنا فی مکتبنا وبارک لنا  
فی صاحتنا وبارک لنا فی شجرتنا  
(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے شجرے میں باریک  
میں اور ہمارے مکتب میں برکت دے اور  
صاحت اور ہمارے چہانے) میں برکت عطا  
فرما۔ (مسلم ترمذی نسائی ابی امامہ احمد بن حنبل)

## نئے کپڑے پہننے کی دعا

اللہم ما لبست کما لبست  
فما لبست کما لبست  
فما لبست کما لبست  
(ترجمہ: اے اللہ! آپ نے میری موت  
پہننے کی دعا ہے اور میری موت کو دے  
مجھے اچھا نوازا کیجئے۔)

(ابن جان طبری ۱۲ حسن حسین)

(۱۵ سے آگے)

## بقیہ حضرت علیؓ السلام

آپ کے بعد اس کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں اللہ کا رسول بنا یا گیا ہوں۔ اس کے دجال ہونے کی قطعی اور  
یقینی دلیل ہے۔ نیز جیل کے معنی القہاس کے ہیں۔ اور دھوکے الوہیت میں چنداں اقتباس اور اشتباہ نہیں  
جتنا کہ دھوکے نبوت میں ہے۔ سو اس کی سزا بجز قتل کے اور کچھ نہیں۔ اس نے جابجائی کر کے ہمارے ذلیل ہو  
کر دجال کی تہمت کو نقل فرمایا ہے۔ اور ان لوگوں سے جو بدعتی نبوت کا ساتھ دیں گے۔ انہیں سے  
اہم مہدیؑ کو قتل کریں گے۔ (تاہم شد)

علیؑ بذات القہاس اس کے علاوہ اہل ہدیٰ کی سائن  
خرم آئیے ہیں جو اس مقدس گروہ کے سامنے  
ناز سے تلمذ کرنے سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔  
اللہ تعالیٰ ان حضرات کی قبروں پر بھی گروہوں میں  
نازل فرمائے اور خدا کرے کہ یہ مقدس گروہ قیامت  
تک زندہ اور پائندہ رہے۔ آمین یا اللہ العلیین۔

## اسلام کا اصلی نقشہ

برادران اسلام۔ اسلام کا اصلی نقشہ ایمان ہے  
نے مسطور سابقہ میں جین کر دی ہے تاکہ اہل علمائے  
کے ساتھ مجلس کے پروگرام میں جو تقریرات سادقت  
بہرے جیسے آئے۔ اس میں عرض کر سکیں کہ  
مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جین کا ہے  
کہ اس کی تصدیق میں ہزار ہا علماء کرام کے تصدیق  
جھٹلے سکتا ہوں۔

## اسلام کے اصلی نقشہ کی مخالفت کفر و کفر

۱۔ دین یشاق المؤمنین بعد ما تبین لہ المحدثی  
وہم غیر مسلمین المؤمنین قرآنہ ما توفی وفسلہ جہنم  
وسادات صبیحان مروتہ انشاء مرقہ ۱۰ پارہ  
توجہ نہ اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے  
بہ اس کے کہ اس پر ہدیٰ راہ لہل چکی ہو اور  
سب مسلمانوں کے راستہ کے خوف چلے تو اسے  
اسی طرف جھڑیں گے، جھڑ دے خود پھر کرے۔  
اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت  
بڑا ٹھکانا ہے۔

## حاصل

اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین صحابہ کرام  
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین والے اسلام کی مخالفت  
کرے گا وہ دنیا میں گمراہ رہے گا اور آخرت  
میں مروجہ بارگاہ الہی پر کھینچا جائے گا اور اذل ہوگا۔

الہم اعدا نہم

## مسلمانوں کا اصلی فرض

برادران اسلام مسلمان دنیاوی کمالات کے  
کسی شعبہ میں بھی ترقی نہ کرے۔ اسلام اس کی مخالفت  
نہیں کرتا۔ البتہ یہ ضرور عزم کروں گا کہ مسلمانوں پر  
میں مسلمان ہونے کے نقطہ پر دقت داری عائد  
ہوتی ہے کہ وہ اسلام کو زندہ رکھنے کی ہر ممکن  
کوشش کرے اور یہ ذلت داری مسلم قوم کے ہر  
جو بہ عالم ہوئی ہے۔ خواہ عام ہوں یا خاص، مسلم  
مجموعہ۔ دمر علیہا الا ابلاخ المبین۔ داخلہ حوشت  
الحمد لله رب العالمین۔







لوگوں سے روپیہ کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ میں آزاد کر دوں گا۔ اور اگر وہ نہ جانا چاہے تو میں اسے مجبور بھی نہیں کر سکتا۔ وہ لوگ حیران ہو گئے۔ کہ حضورؐ بلا قیمت آزاد کر کے کو تیار ہیں۔ زیدؓ سے یہاں کیا کیا تو وہ بولے: کیا میں حضورؐ کی خدمت سے چلا جاؤں؟ ماں باپ میرے آگے حضورؐ کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے ہیں؟ حضورؐ پر ماں باپ کو کیا سانس قبیلہ کو قرآن سکھانے والے ہیں؟ دریا زت کرنے گئے۔ کہ زیدؓ نے غلامی کو اچھا سمجھتے ہو؟ تو بے شک حضورؐ کی غلامی لاخود آزادوں سے بہتر ہے۔ آپؐ سے زیادہ دنیا میں بچے کوئی چیز عزیز نہیں۔ بچے کے منہ سے یہ لفظ سن کر خود حضورؐ دنگ رہ گئے اور پیار سے گود میں بٹھا لیا اور فرمایا: ”آج سے زیدؓ ہمارا بیٹا ہے۔“

جب ان کے چچا اور والدین یہ منظر دیکھا تو بے حد خوش ہوئے اور اپنی رضامندی سے ہی انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔

پیارے بچہ! ہم سب مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن حقیقی طور پر ہم کسی دین کی مسلمان کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں جب ہم حضورؐ کو اپنے تمام اقارب، رشتہ دار، حتیٰ کہ والدین سے بھی زیادہ محبوب و عزیز سمجھیں۔ حضرت زیدؓ کی زندگی ہمارے لئے چراغِ راہ ہے اور اس کوئی بد خود کو بدھ سکتے ہیں۔ حضرت زیدؓ کو اسی غلامی سے وہ شرف حاصل ہوا جو حضورؐ کے بڑے سے بڑے معاصی کو بھی نہیں ملایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پیادے نام کا قرآن پاک میں ذکر فرمایا۔

دوسرے معاصی اور خادم حضرت ابن بن مالک تھے۔ یہ اپنی عمر کے پچیس سال حضورؐ کی خدمت مقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت زیدؓ کی طرح انہیں بھی لالچ اور خوف دلائے گئے۔ لیکن انہوں نے حضورؐ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ان کے عزیز اقارب، رشتہ دار، بھائی بن سب ان سے الگ ہو گئے۔

# بچوں کا صفحہ

آخِرُ دِيَالِ اللَّهِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

## دو بچے حضورؐ اقدس کی خدمت میں

(۱۸۔ مسعود مشتاق حسین صاحب بخاری)

آپؐ کی خدمت میں رہنے لگے۔ رادھہ حضرت زیدؓ کے والدین ان کے لئے دو تے رہتے تھے اور تقاض میں سرگردان تھے۔ ایک دفعہ چند رشتہ دار مکہ بزم تجارت آئے اور زیدؓ کو وہاں پایا اور انہیں بتایا کہ ان کے والدین اس قدر بے چین اور بے قرار ہیں۔ حضرت زیدؓ کو حضورؐ جیسے آقا کی خدمت میں رہنے ہونے والے کی عبادی کا کیا عمر؟ بڑی استغاثہ سے چند شعر پڑھ کر بیچ دئے جن میں والدین کو کہا گیا تھا۔ کہ اب صدمہ ڈر کر ہیں۔ میں بڑے نیک اور شریف لوگوں کی خدمت میں ہوں اور بے حد خوش ہوں۔ یہ رقعہ دیکھ کر حضرت زیدؓ کے والد اور چچا بہت سا روپیہ لے کر مکہ روانہ ہو گئے اور تنگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آپ قریش کے سردار ہیں۔ آپ ہم سے روپیہ لے بیٹھے اور ہمارے بچے کو آزاد کر دیجئے۔ حضورؐ فرماتے گئے۔ تم لوگ زیدؓ سے دنیا زت کر لو۔ اگر وہ تھارے ساتھ چلنے کو راضی ہو تو مجھے تم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضورؐ کا ہر صحابی آپؐ کی خدمت بجا لانے کو غر و غوثی نہیں کرتا۔ اور ان میں سے ہر ایک آپؐ کا خادم ہی کہلانے کا شائق تھا۔ لیکن خصوصی طور پر دو بچے آپؐ کے خادم تھے۔ چونکہ ان کی آپؐ سے محبت، خدمت اطاعت کرازی حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ لہذا ان کے خیر حالات زندگی ہم نہیں جانتے ہیں۔ تاکہ یہ واضح ہو کہ حضورؐ سے کس قدر محبت اور ان کی ضرورت ہے اور وہ بچے فی الواقعہ کس قدر محبت کرتے تھے۔ ان میں سے پہلے بچے کا نام حضرت زیدؓ بن حارثہ تھا۔ یہ بچپن میں سفر کر رہے تھے۔ کہ ان کے قافلہ پر دلوں نے حملہ کر دیا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ان کو گرفتار کر لیا۔ بعد میں مکہ میں لا کر ان کو فروخت کر دیا گیا۔ ان کی خوش قسمتی کہ حضرت زیدؓ کے بھتیجے نے انہیں خریدا اور بعد میں اپنی پھوپھی کو دے دیا۔ جب حضورؐ کا عقد حضرت زیدؓ سے ہوا تو انہوں نے اس بچہ کو حضورؐ کی نذر کر دیا اور یہ



